رجسٹرڈ نمبر ۔ وطن کی اصلاح و ترقی کا نقیب ۔ ال ۶۵۰۷

| | |
|---|---|
| اک شعبۂ ایمان محبت ہے وطن کی<br>ہر قوم میں ہے جذبۂ ایثار اسی سے | بے نفیض ہے جن کو نہیں الفت ہے وطن کی<br>گھر بار فدا جس پہ وہ عزت ہے وطن کی |

# کاکوری اخبار

ایڈیٹر: ڈاکٹر سید احمد علوی نسیم کاکوروی ۔ چندہ ۶ بھارت کیلئے ۔ عا پاکستان کیلئے ستے

جلد ۶ ۔ کاکوری پنجشنبہ یکم نومبر سنہ ۱۹۵۶ء ۔ نمبر ۲۱

## دربار رسالت میں

(از محترمہ طلعت صاحبہ کاکوروی)

کاش ہوتے مدینے کے درشن
تاجدار امم تیرے صدقے
گل ہیں پژمردہ اس گلستاں کے
وادی نور و ایمان مدینہ
خاک بطحا ہے میرا سرمہ
روح اسوقت کرتی ہو پرواز
گر صبا تو وہاں جا رہی ہو
آستان نبوت پہ جا کر
حاضری کے لیے آہ طلعت

کہہ رہی ہے یہی دل کی دھڑکن
ہو میسر مدینے میں مدفن
رحمتوں سے بھرا تیرا گلشن
قابل رشک ہے ایسا مسکن
ہو عطا قلب کو چشم روشن
باب عالی سے اٹھتی ہو چلمن
جا لیے جا مرے دل کی تڑپن
عرض کرنا پہ [illegible]
عرض کرتی ہے [illegible]

---

سردار رسولاں، دین کے سرور ۔ صلی اللہ علیہ وسلم
رہ فخر سلف، وہ شافع محشر ۔ صلی اللہ علیہ وسلم
اللہ کا دلبر، دین کا رہبر ۔ صلی اللہ علیہ وسلم
ہے نیر تاباں اور وہ منور ۔ صلی اللہ علیہ وسلم
سب سے مقدم سب سے ہیں اطہر ۔ صلی اللہ علیہ وسلم
ہادی زمانہ، ساقی کوثر ۔ صلی اللہ علیہ وسلم
رب کے دلارے، خلق کے افسر ۔ صلی اللہ علیہ وسلم
جسم مقدس، زلف معنبر ۔ صلی اللہ علیہ وسلم
سارے جہاں میں آپ ہیں بڑھ کر ۔ صلی اللہ علیہ وسلم
پیکر حق ہیں اشعلۂ انور ۔ صلی اللہ علیہ وسلم
ہے دید کا طالب بیکس مضطر ۔ صلی اللہ علیہ وسلم
دکھلا دو اسے بھی روضۂ انور ۔ صلی اللہ علیہ وسلم

---

از جناب میر [illegible] علی صاحب [illegible] کاکوروی

در رسول پہ پہنچا صبا سلام علیک
[illegible]
ہر ایک ترپ مری عرفان کی تجلی ہو
ہمارے سینے بھی روشن ہوں رشک انور سے
خدارا کیجیے [illegible] پاک سے
ہیں روشنے پاک ہیں جلوے بھرے ہوئے
حضور آپ یقیناً خدا کے نائب ہیں
[illegible] کا جو مرتبہ حاصل
ہو جام عارف [illegible] چھایا تھا
[illegible]
وہ [illegible] دل میں

بصد ادب ہے یہ ہدیہ مرا سلام علیک
[illegible] صبا سلام علیک
مجھے [illegible] ایسا عطا سلام علیک
لقب ہے آپ کا شمس الضحیٰ سلام علیک
[illegible] اسلام علیک
فدا ہیں آپ پہ سب انبیا سلام علیک
ہیں [illegible] صبا و دیا سلام علیک
قبول کیجیے یہ التجا سلام علیک
حضور [illegible] عطا سلام علیک
گر میں ہوں تو غلام آپ کا سلام علیک
کہ درد دل ہو خود ہی دوا سلام علیک

---

از محمد ذکی احمد صاحب

ایک عیسیٰ نفس سے کام رہا
اس کی مرضی سے مجھ کو کام رہا
دل میں پائے تھے سیکڑوں ارماں
موت آئی تو خوب ہی آئی
رنج بھی اب ہے باقی پہ واللہ
میری صورت سے وہ گریزاں ہیں
جان و دل دے دیا ذکی تو نے

یوں ہی قصہ مرا تمام رہا
لب پہ ہر دم اسی کا نام رہا
پھر تڑپتا ہی زیر بام رہا
یار کا بس زباں پہ نام رہا
دل تڑپتا تو صبح و شام رہا
جن کے عکسوں کا میں غلام رہا
کتنا اونچا ترا مقام رہا

---

از ایس۔ اے۔ احمد بی۔ اے

آیا کرم۔ [illegible] ہیں
اب ترے وعدۂ فردا پہ یقیں کون کرے
اس کے [illegible] خیر چلا
انتہا ہوگی [illegible] پر آئیں
[illegible]

فرق باقی نہ رہا شیشہ و پیمانے میں
جی نہیں جم [illegible] ہیں
ناخن عقل [illegible] ہشیار [illegible] ہیں
[illegible]
[illegible]
[illegible] ہیں
[illegible] ہیں

---

از جناب سلطان [illegible] کاکوروی

[illegible] کا مرکز، عشق کا محور ۔ صلی اللہ علیہ [illegible]
وہ ماہ مبیں، وہ مہر منور ۔ صلی اللہ علیہ [illegible]

کاکوری اخبار

یکم نومبر ۱۹۵۰ء

ذاتی بچے کی اجازت ہے نہ فریاد کی ہے

# بیکار کی خفگی

تشخیص ٹیکس پر ہم نے جو کچھ پچھلے کالموں میں لکھا وہ پبلک کے جذبات کا صحیح اظہار تھا۔

ساتھ ہی ساتھ ہم اپنے ہر نوٹ میں لکھتے آئے ہیں کہ ممبران ٹاؤن ایریا توجہ کر کے ضرور جو کچھ کر سکتے ہیں متعدد بار اخباری نوٹ کے ساتھ کاغذات واپس کر دیئے کہ ہم اس سے زیادہ ٹیکس نہیں لگا سکتے۔ اب اگر پبلک احتجاج ہوتا ہے تو ٹاؤن ایریا کے ممبران کو ناگواری کی کیا وجہ کیا پبلک حکام کی زیادتیوں، نادر شاہیوں کے خلاف آواز اٹھانے کی مجاز نہیں کیا تخفیف میں کر دینا بھی گناہ ہے۔

بنا برایں احتجاجی تحریک کا تعلق ایڈیٹر کاکوری اخبار سے صرف اسی حد تک رہا اور ہے جہاں تک پبلک مفاد کا تعلق ہے۔ بجائے بعد جب سیاست کھیلی جانے لگی۔ جہاں سے یہیں اس کا خاتمہ کر دیا گیا کہ پبلک کی ہمدردیاں حاصل کر کے چند دروازوں کی جیبیں خرچ کی جا رہی ہے۔ ہم نے خاموشی اختیار کر لی اس کے معنی کبھی بھی نہیں کہ ہم اضافہ ٹیکس کے موافق ہو گئے۔ ہم نہ کبھی ممبری کے خواہاں رہے۔ نہ ہم نے چیئرمینی کے خواب دیکھے اور نہ کبھی عہدوں کو ذریعہ معراج سمجھتے ہیں۔ ہم پبلک کے خادم ہیں خدمت خلق ہمارا نصب العین ہے۔ ہم سمجھتے ہیں کہ باہر رہ کر جس آزادی سے ہم اپنے نمائندوں کی ذمہ داروں کی یا حکام کی گرفت یا نکتہ چینی کر سکتے ہیں وہ کسی پارٹی یا کمیٹی کے اندر رہ کر نہیں کر سکتے۔ حکام بالا تک اس اہم معاملہ کو ... صاحب عباس کی رائے ... ہے اور کاکوری کے ...

ٹیکس کی ادائیگی کے کہاں تک اہل ہیں اور کہاں تک اہل ہیں اور کہاں تک نہیں تھے ہم اب بھی ممبران ٹاؤن ایریا خصوصاً محترم بھائی قاضی ولی حیدر صاحب سے یہ عرض کریں گے کہ اب بھی اگر پے در پے کوششوں کے بعد حکام آپ کی تشخیص کردہ ٹیکس کو برقرار نہیں رکھتے یا پوزیشن میں ہمارے نمائندوں کا مشورہ شامل نہیں کرتے ہیں تو جملہ ممبران کمیٹی کو ساتھ لے کر پبلک میں اپنی پوزیشن صاف کرتے ہوئے، دامن تو بچاتے ہوئے رکھتے ہوئے پبلک کے جھنڈے پبلک کے ہمراہ ہو کر جاری آواز کو وزن دار بنا لیجئے۔

ہم کیے جائینگے حال دل بتاب بیاں
اس سے مطلب نہیں سرکار سنیں یا د سنیں

# ایصال ثواب

گذشتہ سے پیوستہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے تو آپ نے فرمایا اگر تم اس کو اپنے ماموں کو دیتیں تو بڑا ثواب ہوتا (مسلم شریف) اور بخاری میں اسمٰعیل کی روایت میں اخوانک وارد ہوا ہے یعنی تم اگر اپنی بہنوں کو دیتیں تو بہت ثواب ہوتا اور دونوں روایتیں صحیح ہیں اور حضرت نے دونوں بار ایسا ہی فرمایا اور اس میں ماں کے اقارب کے ساتھ سلوک کرنا ہے کہ ماں کا حق بڑا ہے۔ (مسلم شریف)

زینب عبداللہ کی بیوی نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے گروہ عورتوں کے صدقہ دو اگرچہ اپنے زیور سے ہو انھوں نے کہا پھر میں عبداللہ اپنے شوہر کے پاس آئی اور میں نے کہا کہ تم مفلس خالی ہاتھ ہو اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ہم صدقہ دیں تو تم جا کر حضرتؐ سے پوچھو کہ میں تم کو دیدوں اور صدقہ ادا ہو جائے تو خیر ورنہ اور کسی کو دوں تو عبداللہ نے مجھ سے کہا کہ تم جا کر حضرتؐ سے جا کر پوچھو پھر میں آئی اور ایک عورت انصار کی حضرت کے دروازہ پر کھڑی تھیں ...

جاؤ اور ان کو خبر دو کہ دو عورتیں دروازہ پر پوچھتی ہیں کہ اگر اپنے شوہروں کو صدقہ دیں تو ادا ہو جائے گا یا نہیں یا ان یتیموں کو دیں جن کو وہ پالتے ہیں اور حضرت کو یہ خبر نہ دینا کہ ہم لوگ کون ہیں زینب نے کہا کہ پھر بلال گئے اور رسول اللہ سے پوچھا تو آپ نے فرمایا وہ کون ہیں بلالؓ نے عرض کی کہ ایک عورت ہے انصار کی اور زینب ہیں آپ نے فرمایا کون سی زینب انھوں نے کہا کہ عبداللہ کی بی بی تب فرمایا بلالؓ سے آپ نے اس میں دونا ثواب ہے ایک سلوک تو قرابت والوں سے سلوک کرنے کا دوسرا صدقہ کرنے کا۔ (صحیح مسلم شریف)

اور صدقہ کی حقیقت کیا ہے وہ حدیث ذیل سے پڑھیئے۔

حضرت ابو ہریرہؓ نے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص صدقہ دیتا ہے پاک مال سے اور اللہ قبول نہیں کرتا مگر پاک مال کو یعنی حلال کو پھر جب کوئی پاک مال سے صدقہ دیتا ہے تو رحمٰن اپنے داہنے ہاتھ میں اس کو لیتا ہے اگرچہ وہ ایک کھجور ہی ہو اور وہ رحمٰن کی ہتھیلی پر بڑھتی رہتی ہے یہاں تک کہ پہاڑ کی برابر ہو جاتی ہے جیسے کوئی اپنے گھوڑے کے بچھڑے کو پالتا ہے یا اونٹ کے بچے کو (صحیح مسلم شریف)

اسی طریقہ کی صحیح مسلم میں ایک اور روایت ہے کہ لوگو صدقہ دو خواہ ایک کھجور ہی ہو اور اپنے کو دوزخ کی آگ سے بچاؤ یعنی حقیر سی چیز نے بھی اگر خلوص کے ساتھ صدقہ میں دی جائے تو اس سے عاقبت میں عظیم الشان ثواب حاصل ہوتا ہے خواہ وہ صدقہ اپنی طرف سے ہو یا مرحوم اعزہ و اقربا اور بزرگوں کی طرف سے اور اس کے ساتھ قرآن مجید سے کچھ آیتیں مثل درود شریف اور سورہ فاتحہ اور قل ہو اللہ وغیرہ کے بھی پڑھ کے بخشی جائیں تو از دیاد ثواب کا باعث ہوگا اور اگر وہ صدقہ اپنے اعزہ کو دیا جائے تو ثواب دوگنا ہو جائے گا۔ الّلھم زد فزد

مصلح الدین احمد جہیر کاکوروی

# کالج کی یاد

... احمد علوی ایڈیٹر نے تحویر پریس کو ... دیکر ... سے نئی صبح ... تک اس کی آنکھ کھل گئی ... دل زور زور ...

سے دھڑک رہا تھا، دماغ چکرا رہا تھا اور وہ ذرا دیر سوچ نہ سکی یہ سب کیوں اور کیسے ہوا؟... اور پھر آہستہ آہستہ اس کو اپنا حسین خواب یاد آ گیا جس کو سوچ کر ہی اس کا دل خوشی سے بلیوں اچھلنے لگا لیکن آخر اس کی آنکھوں سے آنسو نکل پڑے شاید یہ جب ہی کہ یہ کیونکہ یہ تو صرف خواب تھا حقیقت نہیں!

اس نے آج کالی دلوں بعد اپنی بھی پرنسپل شفیق ٹیچرز کو دیکھا تھا پرانی دوستوں اور کالج کی دوسری لڑکیوں کے بیچ میں اپنے کو ٹہلتے دیکھا تھا۔ قہقہے لگاتے کبھی کلاس میں پڑھتے کبھی ہیڈ منسٹریس کورٹ پر۔ کبھی لائبریری میں۔ وہ ان سب کو پا کر خوشی سے اچھل پڑی حسین ماضی حال بن کر آ گیا اور دل ہی دل میں دعائیں کرنے لگی تھا کہ یہ سپنا کبھی بھی نہ جائے۔ لیکن پھر اس کو احساس ہوا کہ یہ تو ایک خواب ہے اس وقت تو وہ تنہا کمرے میں ہے جہاں اس کے علاوہ کوئی نہیں اور اس کی آنسو بھری آنکھوں میں بچپن کا وہ زمانہ گذر گیا جب چھ سال کی عمر میں ایک ننھی لیکن مرجھائی ہوئی کلی کے مانند کالج کی حسین وادیوں میں قدم رکھا تھا اجنبی ماحول۔ نئے لوگ نئی باتیں دیکھ کر وہ گھبرا اٹھی لیکن اچانک اس کو اپنے سر پر شفیق ہاتھ محسوس ہوا سامنے اس کی پرنسپل کھڑی تھی۔ کتنی پیاری تھی سفیدی مائل کٹے بال گورا گورا مسکراتا چہرا اور پھر سب سے زیادہ ان کی شفیق آنکھیں جن میں بے پناہ پیار جھلک رہا تھا۔ ایک ماں جیسی شفقت، بھائی جیسا پیار، بہنوں جیسی محبت سب ایک ساتھ نظر آیا تھا اور انھوں نے ننھی بچی سے بہلاتے ہوئے نہ گھبرانے کے لیے سمجھایا تھا۔

اس کی ٹیچر نے خاص طور سے انھوں نے اس کا خیال رکھنے کو کہا تھا پھر کتنے ہی دن اس کو اپنے پاس بٹھاتی۔ باتیں کرتی مٹھائی کھلاتی رہیں۔ آج بھی اس کو یاد ہے دو چار دن ہی میں وہ اس قدر مانوس ہو گئی کہ پھر ہر وقت وہ کالج میں رہنا چاہتی۔ وہ ہمیشہ اپنی پرنسپل کی مہربان رہے گی جن کی بدولت اس کو پڑھنے کا شوق ہوا۔ ذہن پر سوئی ہوئی فرسٹ کلاس پوزیشن پاتی رہی۔

پھر اس کو اپنی حساب کی ٹیچر یاد آ گئیں جو بہت بوڑھی اور چڑچڑی تھیں شاید ہی کوئی ایسا خوش قسمت ہو گا جو ڈانٹ نہ سہی ہو لیکن نہ جانے کیوں وہ نہ پٹ سکی۔ اچانک اس کی نظروں کے سامنے علت کا چہرہ آ گیا جس کا مزاج اور طبیعت عجب تھی

کسی سے اس کی دوستی نہ ہو سکی اس لیے اس کی اور نگہت کی زبردست دوستی ہو گئی تھی ذرا سی خلاف طبیعت ہوئی اور جان کی شکل بگڑی۔ نادرجان ان لوگوں کو فارسی پڑھاتی تھیں جن کو لڑکیاں بے طرح عاجز کرتیں کبھی کتاب ہو گئی کبھی پنسل ٹوٹ گئی کاپی پھٹ گئی وہ غصہ میں بھنی ہوئی ساری کلاس کو برآمدے میں کھڑا کر دیتیں لیکن اس پر بھی لڑکیاں شرارت سے باز نہ آتیں آج بھی اس کی آنکھوں میں وہ سماں پھر گیا۔ وہ اکیلے میں مسکرا پڑی۔

پھر۔ پھر اس کو اپنی سب سے چہیتی بڑی اور اردو کی ٹیچر یاد آگئیں۔ کتنی اچھی تھیں کتنا پیار تھا ان کی ذات میں کس قدر خلوص تھا دونوں میں اس پر بہت مہربان تھیں اور وہ خود بھی کس قدر گرویدہ تھی۔ اس کو سب سے عزیز وہی یاد آگئی مات۔ اب وہ سب چھٹ گئیں اس کا دل جیسے ڈوبنے لگا کاش ان سب کا ساتھ ہی ساتھ رہتا۔ اور پھر فلم کی طرح ایک ایک بات گذرتی رہی۔ اس نے ڈکشن میں امتحان رکھی تھی آج بھی اس کو یاد ہے کہ سالانہ انتظام اس کیا تھا چندہ جمع کرنا خرچ کرنا جب پہلی بار اس کا وہی بڑا لگا تھا تو اس کی خوشی کی حد نہیں تھی اس نے ایک ایک سے پتہ تجربہ ری بتائی تھی۔ لیکن اب تو یہ سب خواب ہو کر رہ گیا ایک حسین خواب جو کبھی حقیقت کا جامہ نہیں پہن سکے گا۔ کبھی بھی وہ اس طرح اشتال نہ رکھ سکیگی کالج کی حسین بلڈنگ کو اپنا نہ کہہ سکیگی۔ وہاں کی دلچسپیوں میں حصہ نہ لے سکیگی۔ کبھی بھی نہیں۔ اچانک اس کی نظر اپنے جمپر پر پڑ گئی۔ آج سے ایک سال قبل پندرہ اگست کے دن اس نے رات میں جلا تھا۔ اب وہ جنس شور زدہ تھک پاجاموں کو صرف دیکھ سکے گی۔ پہن نہ سکے گی۔ کالج چھٹ گیا تو یہ سب بھی ختم۔ اسے ایسا محسوس ہوا جیسے اس کا دماغ ماؤف ہو گیا ہے وہ پاگل ہو جائیگی۔ سامنے رکھے ہوئے فریم میں مسکراتی کی تصویر نظر آئیں جنھوں نے ابھی ایف اے اور بی اے میں پڑھایا۔ اس مختصر سے عرصہ میں وہ اتنی قابلیت رکھتی تھیں۔ باتوں سے معلوم ہوتی تھی گو ان سے اس نے افسانہ نگاری بھی سیکھی تھیں کرکے کتنا خوش ہوتی تھیں کیا یہ سب ہیں ذہین بچیاں کو وہ کبھی فراموش نہ کر سکے گی آج بھی اس کو یاد ہے کہ جب کالج میں میلاد شریف پڑھنے کے بعد دوسرے دن اس نے کلاس میں جو تعریف کی

تو کس قدر تعریفیں انھوں نے کی تھیں کس قدر ہمت بڑھائی تھی پیار سے اس کی پیٹھ تھپتھپاتے ہوئے کہا تھا ہم تو کیا انعام دو گی۔ اور اس نے خوش ہوتے ہوئے ان کو ایک افسانہ سننے کی فرمائش کی تھی۔ پھر کتنے پیار سے اور خلوص سے انھوں نے افسانہ سنایا ہمیشہ کی طرح پڑھتے پڑھتے سب کی طرف دیکھتیں اور آخر میں اس کی طرف ٹھہر جاتیں اور پھر سنانے لگتیں جیسے ایک ماں اپنی چہیتی بچی کو اچھی بات سناتے ہوئے ایک پیار بھری نظر ڈال دے۔ کتنی اچھی کتنی شفیق کتنی ہیں کتنا خیال رہتا ہے ان کو سب کا ابھی کتنے خلوص سے کالج ملنے کے لیے بلایا۔ لیکن اب تو اس نے کالج جانے کی قسم کھا رکھی ہے پھر وہ کیسے جائے کاش وہ مجبور نہ ہوتی ان سے مل سکتی ایک بار پھر وہ کالج کے لان پر دوستوں کے ہاتھ میں ہاتھ ڈالے گھوم سکتی گپ مار سکتی۔ اسے فیئرول پارٹی یاد آگئی کس قدر روئی تھی شاید ایک بچی اپنے گھر کو چھوڑتے ہوئے اس قدر بیتاب ہو سکتی ہے جس وہ اپنی دوستوں پرنسپل ٹیچرز کالج بلڈنگ کو چھوڑتے ہوئے بے چین تھی۔ بارہ سال میں اس نے انعام بھی حاصل کیے۔ ڈبل پر دوش پاسے۔ ایف اے کیا۔ بی اے کیا۔ جوانی کیا۔ اب وہ سلسلہ بھی ختم ہو گیا۔ کاش یہ بارہ سال کبھی ختم نہ ہوتے ہمیشہ باقی رہتے ہمیشہ کے لیے کالج کی وہ ہمیشہ مرہون منت رہے گی ہاں اس کالج نے اسے انسان بنا دیا پستی سے اٹھا کر بلندی پر بٹھا دیا۔ جس نے سوچنا سمجھنا سکھایا۔ اس کے لیے بہتری دعائیں اس کے لبوں تک ڈالیں ساری رات اسی میں گذر گئی۔ صبح کی سپیدی نمودار ہو گئی وہ اٹھ پڑی آنسوؤں کو کسی طرح اس نے پی کر نماز پڑھی بلیر تلاوت کے نماز چلی گئی جہاں وہ خوب روئی جب لکھی اس وقت اس کی بہن تیار ہو کر کالج جا رہی تھی اچانک اس کے منہ سے سرد آہ نکل پڑی اب اس کی بہن ہمیشہ کیل جائے گی اور وہ اسی طرح سرد آہ بھرتی رہے گی۔ اس کی آنکھوں سے ایک دفعہ پھر ٹپ ٹپ آنسو بہنے لگے۔

# مشاعرہ

قصبہ کوری کا ماہانہ مشاعرہ ... کے نیچر کو بھی منعقد ہوا جس میں ... شعر و سخن سے ... مشاعرہ کو کامیاب بنا ...

# پاکستانی ڈاک کے ذریعے

نامہ نگار خصوصی

**اخوان الصفا کی مجلس منتظمہ کا جلسہ** بتاریخ ۲۲ اکتوبر بر مکان جناب ضیاء الدین کرمانی صدر انجمن منعقد ہوا کارروائی جلسہ ماسبق کی توثیق کے بعد حسابات انجمن پیش ہو کر منظور ہوئے اور کریڈیٹ و امداد باہمی سوسائٹی کی رفتار کار پر غور و خوض ہوا۔ امداد سوسائٹی اب تک دو لڑکوں کو تعلیمی امداد دے چکی ہے سکریٹری امداد باہمی نے ممبران و ہیں خواہان انجمن سے درخواست کی کہ وہ اس تعمیری کام میں غفلت سے کام نہ لیں اور اپنا فرض جلد از جلد پورا کر کے شکر گذار فرمائیں۔

**اکبر علی** علوی صاحب مشوبہ بندی کے ذکے و غیرہ کے ہمراہ ۲۲ اکتوبر کو لاہور تشریف لے گئے ہیں امید ہے کہ اوائل نومبر تک واپسی ہو گی۔

**جناب** اے۔ ڈی۔ احمد ڈائرکٹر پاکستان اسٹیم شپ کمپنی ۱۰ اکتوبر کو ناروے تشریف لے گئے ہیں۔ معلوم ہوا کہ آپ لندن پیرس اور قاہرہ بھی جائیں گے اور اگلے ماہ کراچی واپس آئیں گے

**ڈاکٹر** نسیم باقر کرمانی کے یہاں ایک نانی محفل میلاد ۲۸ ربیع الاول کو منعقد ہوئی جس میں مخصوص اصحاب شریک تھے۔

**انجم سہیل** علوی کو پچھلے ہفتہ بخار آگیا تھا کئی دن تک طبیعت رہی اب خدا کے فضل سے اچھا ہے۔

**بیگم** افضال احمد علوی کی طبیعت پچھلے ہفتہ خراب ہو گئی تھی کئی دن صاحب فراش رہیں ڈاکٹر کرمانی کے یہاں مقیم ہیں۔

**سیدہ** اکبر علی ابھی تک بیمار ہیں علاج ہو رہا ہے۔ معالج مکمل آرام کی ہدایت کی ہے

**جناب** ظفر علی علوی جو لاہور گئے ہوئے تھے اب پہلے سے اچھے ہیں۔ کمزوری باقی ہے۔ ... عطا فرمائے۔

# راولپنڈی کی خبریں

**محمد خالد** صدیقی آپ وطن میں ایک ماہ قیام کے بعد بخیریت راولپنڈی واپس آگئے۔ آجکل بوجہ کار سرکار دو تین ماہ کے لیے پشاور اور ڈیرہ اسماعیل خاں دورے پر گئے ہوئے ہیں۔

**بیگم** فدا احمد صاحب عباسی ۔ آپ چند ماہ سے مسلسل کچھ شکایات کا شکار رہیں بخار و سر اور ہاتھوں میں درد کی شکایت تھی اب اس طرف بخار بھی آنے لگا تھا جس سے کچھ کمی ہو گئی ہے لیکن عوارضات بدستور ہیں علالت برابر ہے! خدا صحت کاملہ عنایت فرمائے۔

**بیگم** ذاکر علی صاحب عباسی کے یہاں ۲۳ ستمبر کو دختر تولد ہوئی خدا مبارک کرے زچہ بچہ الحمد للہ بخیریت ہیں۔

**قادر علی** صاحب علوی۔ آجکل وہاں کی چھٹی پر مع اہل و عیال اور مع برادر خورد کے کراچی گئے ہوئے ہیں۔

**صباح الدین** کرمانی۔ امتحان میں شرکت کی غرض سے راولپنڈی آئے تھے ۴۔۵ دن قیام کے بعد سیالکوٹ واپس گئے۔

**بیگم ثریا** عباسی لاہور ایک تقریب کو ۱۰ اکتوبر کو گئی تھیں واپس آگئی ہیں۔

**محمد کمال احمد** عباسی خلف تمیل احمد صاحب عباسی کے بارے میں ایک معتبر ذریعہ سے معلوم ہوا کہ موصوف کا تبادلہ اور ترقی دونوں چار پانچ ماہ پیشتر ہو چکا ہے۔ بجائے کیپٹن کے اب میجر ڈائرکٹر ہو گئے۔ فی الحال آپ چٹاگانگ میں پہنچ ہوئے دس پندرہ دن کے دورے پر چٹاگانگ گئے ہوئے ہیں۔

ہم اس ترقی پر موصوف کے اعزا کو دلی مبارکباد پیش کرتے ہیں۔

... بھیجے ... کتاب ... ادبی ...

میں اعزہ و احباب نے شرکت فرمائی میلاد و جلوس کے بعد حاضرین کی پرتکلف دعوت بھی کی گئی شرکا میں ہمارے نگ شاہ صاحب خصوصیت کے ساتھ تشریف فرما تھے۔

**بجنور** کی اطلاع مظہر ہے کہ بیگم سہیل علوی کو ٹائیفائڈ ہو گیا ہے۔ بخار ابھی اترا نہیں خدا جلد صحت عطا فرمائے۔

**بیگم** سیدہ اکبر علی کو تکلیف زیادہ ہو گئی تھی کئی ہفتے صاحب فراش رہیں اب طبیعت بہتر ہو گئی ہے کمزوری باقی ہے۔

**کاکوری** اخوان الصفا پاکستان کا سالانہ جلسہ اور میلاد النبیؐ ۱۱ر نومبر بروز یکشنبہ بوقت ۲ بجے دن ہوگا سکریٹری انجمن نے تمام ممبران اور اہل وطن سے درخواست کی ہے کہ وہ کثیر تعداد میں بوقت مقررہ شریک ہو کر جلسہ کو کامیاب بنائیں۔

جلسہ کے مقام کا اعلان خط کے ذریعہ کیا جائے گا۔

**واقف علی** علوی کی نمایاں کامیابی۔ پاکستان کی ایک معتبر تحریر سے یہ خبر انتہائی مسرت کے ساتھ سنی گئی کہ عزیزی موصوف جو برمنگ ٹریننگ ولایت گئے ہوئے ہیں امتحان میں کامیاب ہو گئے ہیں ابھی ایک دور امتحان چیف انجینری کا دینے والے ہیں۔

## حیدرآباد کی خبریں

**محامد علی** صاحب عباسی آئی۔ اے۔ ایس دہلی کے دورہ سے واپس ہوئے۔

**غازی الدین احمد** صاحب ایچ۔ سی۔ ایس کا تبادلہ دمشق بھی کریم نگر پر ہو رہا ہے آپ کا ارادہ تنہا رجوع ہونے کا ہے۔

**شجاعت علی** عباسی بی۔ اے۔ ایل ایل بی منصف کا تبادلہ دمشق کا ماریڈی، ضلع نظام آباد ہو گیا آپ بھی اہل و عیال کو حیدرآباد ہی میں رکھیں گے۔

سب [illegible] شریف [illegible]

[illegible] صاحب عباسی کی [illegible]

ہے اور کاکوری کے [illegible]

**یکم نومبر ۵۶ء** سے حیدرآباد سٹیٹ آندھرا پردیش بن جائے گی۔ اس ہی اس کثرت سے لوگوں کے تبادلے ہوئے کہ حیدرآباد کے لوگوں کا انتشار ناقابل برداشت ہے۔ خدا کے فضل سے کاکوری کے تمام اعزہ جن علاقوں میں تھے وہیں رہے جو حیدرآباد خاص میں تھے وہ تلنگانہ یعنی آندھرا پردیش ہی میں رہے اور جو لوگ اورنگ آباد دکن میں تھے ان کا تعلق صوبۂ بمبئی سے ہونے کی خبر ملی ہے۔

**سنا گیا** ہے کہ محامد علی عباسی آئی۔ اے۔ ایس کی کوششوں سے مصلح الدین اسیر نے ۲۲ر اکتوبر ۵۶ء سے "گنگاپور شوگر مل" حیدرآباد (دکن) کے صدر دفتر میں کام کرنا شروع کر دیا ہے۔ خدا مبارک کرے۔

**سنا جاتا** ہے کہ منشی نبی حسن صاحب تسنیم ڈپٹی کلکٹر آج کل رخصت ماقبل وظیفہ پر ہیں۔

صحت کلی عنایت کرے۔

## وارث الانبیا سالانہ فاتحہ

۱۰ر ربیع الاول کو وقت وصال پر حسب معمول فاتحہ ہوا جس میں مخصوص مریدین معتقدین شریک تھے۔

۱۱ر ربیع الاول کو بعد مغرب فاتحہ ہوا۔ مجمع کافی تھا۔ سماع کی دونوں محفلیں کامیاب رہیں۔

۱۲ر ربیع الاول کو آپ کی منشی مصطفا علی صاحب علوی کی طرف سے اپنی کامیابی امتحان ایم۔ اے کے سلسلہ میں بعد عصر زیارت موئے مبارک کھلوائی گئی فاتحہ کے شرکا کا اچھا خاصا مجمع مشرف بزیارت ہوا۔

# رجال ارض وطن

**اکبر علی** ہیڈ ماسٹر (اعاطہ رحیم باسط) بلجی کی خبر ہے کہ موصوف بعد ادائیگی حج بیت اللہ بخیریت واپس بمبئی پہنچ گئے۔

**محمد خالد** انصاری۔ لکھنؤ کی اطلاع ہے کہ موصوف پندرہ دن کے ورزا پر اعزا سے ملنے وطن آئے ہوئے ہیں۔

**بیگم** کلیم الدین صاحب کی شیر خوار بچی موسم سے متاثر ہو کر شدید طور پر جکڑ گئی تھی۔ اب الحمد للہ پہلے بہتر ہے۔ کھانسی آ رہی ہے۔

**ولادت**۔ بیگم انور علی ہاشمی (بنت حامد حسن مرحوم) کے یہاں ۲۷ر اکتوبر کو دختر تولد ہوئی خدا مبارک کرے۔

**بیوہ** حامد حسن مرحوم کے بارے میں معلوم ہوا کہ اس طرف پندرہ بیس دن سے زکام بگڑ میں مبتلا تھیں نزلہ بگڑ گیا تھا جس سے تکلیف زیادہ رہی حکیم شکور بیگ صاحب کا علاج ہے اب الحمد للہ طبیعت روبہ سکون ہے۔ علاج جاری ہے۔

**زیارتیں**۔ ۱۱ر ربیع الاول کو حسب معمول سابق اس مرتبہ بھی تکیہ میں زیارت ہوئی مجمع کافی تھا۔ ایک لکھنؤ سے خواتین کی اچھی تعداد زیارت سے مشرف ہوئی۔

۱۲ر ربیع الاول کو حسب معمول تکیہ شریف کاظمیہ پر موئے مبارک کی زیارت ہوئی وہاں بھی ایک مجمع توقع سے زیادہ ہو گیا۔ [illegible]

**درخشان** [illegible] کرے۔

بچی کی تکلیف کو رفع کرے۔

**حافظ منظور حسن** صاحب علوی کی کیفیت شیخ موصوف کو سکون ضرور ہے مگر مواد برابر آ رہا ہے جس سے کمزوری زیادہ ہو گئی ہیں۔

**بیگم** بنت شمیم الدین صاحب کے بارے میں بھی معلوم ہوا کہ چوٹ لگ چکنے کے بعد شدید درد میں تو کمی ہے مگر درمیانی زخم کا منھ بند ہو گیا تھا جس سے تکلیف پیدا ہو گئی تھی۔ اب جراحی علاج ہو رہا ہے۔ مواد برابر نکل رہا ہے۔ کمزوری زیادہ ہے۔ باری تعالیٰ شفائے کامل عطا فرمائے۔

**احمد مجتبیٰ** صاحب علوی۔ لکھنؤ کی ایک معتبر تحریر ہے موصوف کی شدید علالت کی خبر معلوم ہوئی تفصیل یوں بیان کی جاتی ہے کہ موصوف حافظ منظور حسن صاحب کو دیکھ کر گھر واپس ہو رہے تھے کہ راستہ ہی سے طبیعت خراب ہو گئی رات میں غذا بھی نہیں ہوئی۔ اجابت میں انتہائی چکنائی کا اخراج ہونے لگا۔ ڈاکٹر فریدی صاحب کو دکھایا ان کی تجویز ہے کہ شدید قسم کا یرقان ہو گیا ہے اور جگر کا فعل بھی خراب معلوم ہوتا ہے علاج برابر جاری ہے مگر فی الحال کوئی افاقہ نہیں معلوم ہوتا ہے ۲۹ر اکتوبر کو تیز بخار بھی آ گیا نقاہت اس درجہ بڑھ گئی ہے کہ نشست و برخاست مشکل ہے۔ باری تعالیٰ صحت کاملہ عطا فرمائے۔

**مبین احمد** صاحب علوی۔ حیدرآباد کی تازہ تحریر سے معلوم کر کے تردد ہوا کہ عزیزی [illegible] نے شدت اختیار کر لی ہے [illegible] دشوار ہو گیا ہے۔ علاج [illegible] تفصیل بھی [illegible] کوئی صورت [illegible]

## غیاث الدین صاحب کا انتقال

قصبہ میں یہ خبر انتہائی حزن و ملال کے ساتھ سنی گئی کہ ۹ر ربیع الاول کو لکھنؤ میں حامد شیخ شوکت علی مرحوم میں مولوی غیاث الدین صاحب نے بعارضہ کینسر انتقال فرمایا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم بڑی خوبیوں کے انسان تھے۔ صوم و صلوٰۃ کے پابند اعلیٰ صفات بلند کردار۔ خاموش طبع نیک فرد تھے اور اور سیری انتہائی محنت و دیانت داری کے ساتھ کی ۱۹۳۵ء میں پنشن حاصل کی۔ مولوی انوار صاحب کے باغ لکھنؤ میں مدفون ہوئے ہیں اس جانکاہ حادثہ میں مرحوم کے جملہ پسماندگان غمزدہ بیوہ۔ صاحب اولاد اور صاحب اولاد سے دلی ہمدردی ہے۔ ہماری بھی دعا ہے کہ باری تعالیٰ مرحوم کو اپنے جوار رحمت میں جگہ دے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

## (معذرت)

ہم نے اشاعت سابق میں ایک شادی کی خبر شائع کی تھی۔ ہمیں خارجاً معلوم ہوا ہے کہ اس خبر کی اشاعت سے ہمارے محترم بھائی الحاج مولانا مصطفےٰ حسن صاحب علوی کو اس سے تکلیف پہونچی اور وہ اخبار سے بہت زیادہ ناراض ہیں۔ ہمیں افسوس ہے ہم اپنے محترم بھائی سے معذرت خواہ ہیں۔ ہمارا کبھی بھی مطلب یہ نہ تھا محترم کی توہین کرنا تھی نہ دل آزاری کرنا اور نہ ہمارا رونے سخن محترم بھائی کی طرف تھا۔ ہم اب بھی

احمد علوی ایڈیٹر نے تنویر پریس [illegible] دفتر کاکوری سے شائع کیا [illegible] فرمائے اور

شائع کیا۔